قسط:3

آخری امید

قیصرہ حیات

مکاں فانی ، مکیں آنی ، ازل تیرا ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو جاوداں تُو ہے

ایک ایسی لڑکی کی کہانی . . . جو حق کی جستجو میں اپنے سفر کا آغاز کرتی ہے اور اس ابدی، لافانی حقیقت کو پالینے کے اس سفر میں اسے جن مسائل، جن شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہماری مصنفہ نے اپنے ماہرانہ قلم سے اسے بہت خوب صورت اور پُراثر انداز میں اُجاگر کیا ہے۔

اس کہانی کی اشاعت نوجوان نسل کی اسلام کے بارے میں معلومات مطالعے اور علم کو مزید وسعت دے گی۔

مایہ ناز مصنفہ کے منفرد انداز بیاں کا
ایک اور شاہکار

کیتھی، عبدالرحمن کے واپس چلے جانے سے بہت اپ سیٹ تھی، وہ ایک ہنر مند اور باصلاحیت نوجوان تھا جو محض جوائے کے رویے سے دلبرداشتہ ہو گیا تھا۔ کیتھی نے ایک دو بار جوائے سے بلاواسطہ انداز میں اس کا ذکر کیا تو وہ بھڑک اٹھا۔

''وہ ضرور کسی اور وجہ سے گیا ہے...... مگر تم پر ظاہر نہیں کیا...... میں نے کہا ناں کہ مسلمز بہت hypocrite اور عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں...... اوپر سے کچھ اور دکھائی دیتے ہیں اور اندر سے کچھ اور...... تم بے وقوف ہو جو اُن پر یقین کرتی ہو...... میں ہرگز نہیں کرتا کیونکہ میں ان کی اصلیت سے واقف ہوں۔'' جوائے نے نہایت خفگی سے کہا۔

''تمہیں کیسے ان کی اصلیت کا پتا چل جاتا ہے؟'' کیتھی نے معصومیت سے پوچھا تو جوائے ایک دم ہڑبڑا گیا۔

''بس میں انہیں دیکھ کر ہی سمجھ جاتا ہوں کہ اندر سے یہ لوگ کیسے ہیں۔'' جوائے نے جان بوجھ کر بڑھانکی۔

''رئیلی......؟'' کیتھی نے حیرت سے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

''ہاں...... اگر تم کہو تو میں تمہارے بارے میں بھی بتادوں......؟'' جوائے نے مسکرا کر معنی خیز انداز میں کہا۔

''کیا......؟'' کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ تم ایک بہت پیار کرنے والی اور بہت حساس لڑکی ہو...... ہر ایک سے خواہ مخواہ میں بہت پیار کرنے لگتی ہو۔ اس لیے تھوڑی سی بے وقوف بھی ہو...... لیکن تم ہو سینس ایبل...... اس لیے کہ تم صرف جوائے سے محبت کرتی ہو...... اور وہ محبت تمہاری آنکھوں میں صاف دکھائی دیتی ہے۔'' جوائے نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر مصنوعی خفگی سے اس کی طرف دیکھا۔

''بالکل غلط...... میں تم سے محبت نہیں کرتی......'' کیتھی نے منہ بنا کر کہا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگی تو جوائے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا۔

''کیتھی...... ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ تم واقعی مجھ سے محبت نہیں کرتیں......'' جوائے نے قدرے جذباتی انداز میں کہا تو اس نے ایک ٹک اس کی طرف دیکھا مگر پھر جلدی سے نظریں پھیر لیں۔

''ہاں...... میں تم سے محبت نہیں کرتی......'' اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا تو جوائے اس کے قریب آ گیا اور اس کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر محبت سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

''کیا واقعی تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں؟'' جوائے نے اس کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ ایک دم گھبرا کر خاموش ہو گئی۔ جوائے نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"I love you too much" جوائے محبت بھرے لہجے میں بولا تو کیتھی نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے سے لگا لیا اور دونوں محبت بھرے لہجے میں باتیں کرنے لگے۔

''کیتھی...... ہم کب شادی کریں گے؟'' جوائے نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''شادی......؟'' کیتھی ایک دم چونک کر پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔

''ہاں...... میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں...... اور میرا خیال ہے مام بھی تمہیں پسند کرتی ہیں...... اور تم بھی مجھے...... پھر کس بات کا انتظار ہے؟'' جوائے نے مسکرا کر پوچھا۔

''نہیں...... جوائے ابھی ہماری اسٹڈیز کمپلیٹ نہیں ہوئیں...... اور ابھی میں ایک بہت اہم کام کر رہی ہوں۔ پہلے مجھے وہ کمپلیٹ کرنا ہے...... پھر کچھ اور......'' کیتھی نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے اسے بتایا۔

''کیسا کام......؟'' جوائے نے چونک کر پوچھا۔

''ابھی نہیں بتاؤں گی...... کمپلیٹ کرنے کے بعد بتاؤں گی۔ ابھی میں بہت بزی ہوں، اس کام کے بعد میں تم سے شادی کروں گی۔'' کیتھی نے مسکرا کر کہا۔

''او کے...... ایز یو وش...... لیکن شادی تمہیں مجھ سے ہی کرنی ہے۔'' جوائے قدرے پوزیسو انداز میں بولا تو کیتھی اسے دیکھ کر مسکرانے لگی اور محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تو وہ بھی مسکرانے لگا۔

☆☆☆

کیتھی لائبریری میں بیٹھی ایک بک پڑھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو رہے تھے۔

جین مت جو...... 540 قبل مسیح انڈیا میں شروع ہوا۔ وہ ہندوؤں کے دیوتا برہما یا ایشور کو نہیں مانتا بلکہ اس کے نزدیک دیوی اور دیوتا اور ہیں جو خدا کا مظہر ہیں...... انسان، دیوی، دیوتا، خدا اور دوسرے جاندار ایک مربوط پیچیدہ نظام میں مل کر کائنات تخلیق کرتے ہیں۔ اس میں بھی خدا کا کوئی واضح تصور موجود نہیں تھا بلکہ ہندومت کی طرح یہ بھی کافی کنفیوزنگ تھا...... وہ مضطرب ہونے لگی۔ اس کے بعد اس نے کنفیوشس ازم کے بارے میں پڑھا جو چائنا میں 479,551 قبل مسیح میں پنپا مگر اس میں بھی خدا کا کوئی واضح تصور نہیں تھا۔ صرف اخلاقیات پر زور دیا جاتا ہے۔ اس نے بھی اسے کوئی خاص متاثر نہیں کیا کیونکہ (گاڈ) خدا کے واضح وجود کے بغیر صرف اخلاقیات کیسے انسان کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہیں پھر اس نے بدھ ازم کے بارے میں تفصیل سے پڑھا جو اس وقت دنیا کا چوتھا بڑا مذہب ہے اور دنیا میں اس کے پیروکار 7.1 فیصد سے زائد موجود ہیں جس نے 520 قبل مسیح میں شمال مشرقی انڈیا میں فروغ پایا...... اس کا فلسفہ انتہائی پیچیدہ تھا، جو انسان کے اندر یعنی اس کی روح اور اس کے باطن کی بہتری کی تعلیم دیتا ہے جو ظاہری طور پر بہت عظیم دکھائی دیتا ہے مگر اس کی انتہائی پیچیدہ دنیا میں بھی خدا موجود نہیں اس میں مذہب کے metaphysical (مابعد الطبیعاتی) پہلو موجود ہی نہیں۔ اسے یہ سب پڑھ کر بہت عجیب سا لگا کہ اس مذہب میں انسانی خواہشات کو ہر ممکن طریقے سے ختم کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ خواہشات ختم کر کے وہ نروان (نجات) حاصل کر لے...... اور نروان حاصل کرنے کے آٹھ اخلاقی راستے بتائے گئے ہیں...... وہ ان کو پڑھنے کے بعد بہت زیادہ کنفیوزڈ ہونے لگی...... ایسی دنیا کا تصور جس میں خاک، پانی، ہوا، آگ نہ سورج نہ چاند...... نہ آنا نہ جانا...... نہ پیدائش نہ موت...... کچھ بھی نہیں اور جو بغیر کسی حرکت یا سہارے کے موجود ہے...... یہی دکھوں کا خاتمہ یعنی نروان (نجات) ہے۔ ابدی مسرت کا راز...... ایسی پُراسرار اور مبہم دنیا تک عام انسانی ذہن کیسے رسائی پا سکتا ہے؟

''جس حقیقت کا کوئی واضح تصور ہی موجود نہیں...... اور جو انسانی ذہن کو مزید الجھا دے تو اسے سمجھے بغیر کیسے کوئی سچ مان سکتا ہے؟'' اس کا ذہن بہت منتشر ہونے لگا...... اور وہ مطالعے میں اتنا کھوئی کہ اسے وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا...... اچانک اس نے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو گھبرا کر اٹھی۔ کتاب واپس شیلف میں رکھی اور گھر کی راہ لی۔ وہ جیسے ہی ٹرین میں سوار ہوئی تو اتفاق سے ٹرین میں چار بدھ، سادھو (بھکشو) گیروا لباس پاؤں میں چپل اور گلے میں منکوں کی مالا پہنے، گنجے سر، ننگے بدن اور ہاتھوں میں کشکول پکڑے کندھوں پر تھیلے لٹکائے بیٹھے تھے۔ کیتھی انہیں دیکھ کر ایک دم چونکی اور اسے انہیں آبزرو کرنے کا موقع مل گیا۔ چاروں کسی بات پر اپنی زبان میں خوب بحث کر رہے تھے۔ وہ اونچی، اونچی باتیں کرنے لگے۔ ایک کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات تھے۔ وہ باقی تینوں کو غصے سے گھور رہا تھا، اچانک ایک نے کچھ کہا تو اس نے غصے سے اٹھ کر اپنے ہاتھ سے اس کے گلے کو دبوچنا چاہا، غصے سے اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ باقی دو کھڑے ہو گئے

اور انہوں نے ان دونوں کو بہ مشکل چھڑایا اور انہیں واپس بٹھایا۔ ان میں سے بوڑھے بھکشو نے غصے سے دونوں کی طرف دیکھا اور انہیں کچھ کہا تو دونوں نے اپنے، اپنے تھیلوں میں سے مختلف کرنسی نوٹ اور کچھ سکے نکال کر بوڑھے کے سامنے رکھے۔ بوڑھے نے انہیں گنا اور تیسرے سے بھی کچھ کہا۔ اس نے بھی اپنے تھیلے سے کرنسی نکال کر اسے پکڑائی، بوڑھے نے سب کو گن کر تینوں میں بانٹے اور باقی اپنے تھیلے میں ڈال لیے۔ پہلے کو پھر غصہ آیا اور اس نے پیسے بوڑھے کے سامنے پھینکے اور غصے سے کچھ بولنے لگا۔ ٹرین ایک اسٹاپ پر رکی تو وہ غصے سے بولتا ہوا نیچے اتر گیا۔ بوڑھا آنکھیں نکال، نکال کر اسے ڈانٹنے لگا اور تینوں کی طرف دیکھنے لگا۔ تینوں بھی... بڑبڑاتے ہوئے نیچے اتر گئے۔ کیتھی حیرت سے دیکھتی رہ گئی۔ اسے سمجھ آ گیا تھا کہ ان سب کا جھگڑا پیسوں پر ہو رہا تھا اور وہ ... ابھی ابھی پڑھ کر آئی تھی کہ ان بھکشوؤں کی بنیادی تعلیم ہر قسم کی مادی خواہشات کو اپنے اندر سے ختم کرنے سے شروع ہوتی ہے تو اس مذہب کے مذہبی رہنما ہی پیسے پر جھگڑ رہے تھے۔ اسے بہت عجیب سا لگا کہ جس مذہب کے followers اپنے مذہب کی بنیادی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے۔ وہ کیسے دوسروں کو گائڈ کر سکتے ہیں؟ اپنی انہی سوچوں میں گم وہ گھر پہنچی تو مسز ولسن قدرے پریشان ہو کر اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

''آج تم اتنی لیٹ کیوں ہو گئی ہو؟'' مسز ولسن نے حیرت سے پوچھا اور وہ انہیں ساری باتیں بتانے لگی۔ اسے بھی عادت سی ہو گئی تھی کہ وہ جب بھی لائبریری سے کچھ نیا پڑھ کر آتی تو مسز ولسن سے ضرور ڈسکس کرتی اور مسز ولسن اسے گائڈ کرتیں کیونکہ مسز ولسن کی نالج اور تجربہ اس سے بہت زیادہ تھا اور کیتھی کو ان کی جو بات زیادہ متاثر کرتی وہ ان کا نیوٹرل یعنی غیر جانبدار رویہ تھا۔ وہ کسی بھی religion کو فیور نہ کرتیں اگر کسی کی کوئی بات اچھی لگتی تو اسے appreciate ضرور کرتیں۔ وہ محض تنقید برائے تنقید نہیں کرتی تھیں۔ مسز ولسن نے اس کی بات توجہ سے سنی...... کیتھی بہت جھنجلائی ہوئی لگ رہی تھی۔

''تم پہلے جا کر فریش ہو جاؤ...... میں ٹیبل پر کھانا لگاتی ہوں، کھانا کھا کر بات کریں گے...... جاؤ ریلیکس ہو جاؤ۔'' مسز ولسن نے مسکرا کر کہا تو کیتھی بوجھل انداز میں اپنا بیگ اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور فریش ہونے کے بعد کھانا کھانے لگی۔ کھانا کھاتے ہوئے مسز ولسن اس سے باتیں کرنے لگیں۔

''اچھا تو تمہیں کیا بات زیادہ کنفیوز کر رہی ہے؟'' مسز ولسن نے مسکرا کر پوچھا۔

''اس پورے religion میں گاڈ کا کوئی کانسپٹ کلیئر نہیں...... ہندوؤں نے تو اپنے بنائے ہوئے بتوں کو خدا مانا اور بدھوؤں نے کسی کو بھی نہیں...... اٹس امیزنگ......'' کیتھی نے جھنجلا کر کہا کیونکہ اس کی سمجھ میں تو یہی آیا تھا اب وہ ان مذاہب کے کسی رہنما سے ملتی تو ضرور بحث کرتی۔

''ان فیکٹ گوتم بدھ introvert قسم کے انسان تھے۔ انہوں نے خدا کو پانے کی بہت کوشش کی...... اپنا محل اور آسائشیں چھوڑ کر خدا کی تلاش میں جنگلوں میں چلے گئے اور بہت زیادہ عبادت اور ریاضت کی۔ مسلسل چھ ماہ تک روزے رکھے...... کچھ کھایا نہ پیا مگر پھر بھی انہیں خدا کا واضح تصور نہ ملا...... صرف انہیں نروان جیسی ایک کیفیت کا الہام ہوا کہ انسان اس میں جا کر سکون پا سکتا ہے۔ لیکن وہ خدا کے اصل اور حقیقی تصور تک نہیں پہنچ سکے۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں وہ خدا کے حقیقی تصور تک نہیں پہنچ سکے جبکہ ان کے اندر خدا کو پانے کی سچی لگن بھی تھی؟'' کیتھی نے حیرت سے کہا۔

''خدا نے اپنے آپ کو پانے کی جستجو تو شروع سے ہی انسان کے اندر رکھی تھی مگر اپنی ہستی کے بارے میں کوئی واضح تصور نہیں دیا تھا۔ اس لیے ان مذاہب کے رہنما اپنی، اپنی سوچوں کے گھوڑے دوڑاتے رہے اور

جس، جس کو کوئی قابلِ ذکر نقطہ نظر آیا اس نے اسی کو بنیاد بنا کر اسی کی تبلیغ شروع کر دی اور جو لوگ ان کی تعلیمات سے متاثر ہو کر ان کے حلقے میں شامل ہو گئے وہ ان کے پیروکار بن گئے۔ اب دیکھو ناں بدھ مت میں خدا کا کوئی واضح تصور نہیں جبکہ زرتشت میں دو خداؤں کا تصور موجود ہے۔'' مسز ولسن نے کہا تو وہ حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''دو خدا...... کیا مطلب......؟'' کیتھی نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

''ہاں...... نیکی کا خدا اہورامزدا...... اور بدی کا خدا اہرمن...... اہورامزدا تینوں زمانوں ماضی، حال اور مستقبل سے باخبر ہے جبکہ اہرمن صرف ماضی کا علم رکھتا ہے۔ اہورامزدا نے انسان کو اپنے ارادے میں مکمل آزاد چھوڑ دیا ہے چاہے وہ اہرمن کا ساتھ دے کر گنہگار بن جائے یا پھر اہورامزدا کی جماعت میں شامل ہو کر نیکوکار بن جائے۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لے کر بتایا۔

''اٹس امیزنگ...... مسز ولسن...... کسی مذہب میں خدا ہے...... کسی میں نہیں اور کسی میں دو، دو ویری کنفیوزنگ......'' کیتھی قدرے جھنجلا کر بولی۔

''ہاں...... یہ اس لیے ہے کہ ان مذہبی رہنماؤں نے اپنی، اپنی سوچ کے مطابق خداؤں کا تصور دیا...... اور خدا تک پہنچنے کی کوشش کی اور ایسے مذاہب ہندو مت، جین مت، بدھ مت، کنفیوشسزم، زرتشت تاؤ ازم وغیرہ، وغیرہ...... زیادہ تر ایشیا میں ہوئے ہیں۔'' مسز ولسن نے بتایا اور نیپکن سے ہاتھ صاف کرنے لگی۔ وہ باتیں کرنے کے ساتھ، ساتھ کھانا کھا چکی تھیں۔

''کیا مطلب! ان میں سے کسی کو بھی خدا نے اپنا واضح تصور نہیں دیا؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں، صرف دنیا کے تین مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ intuitive مذاہب ہیں۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''intuitive میں سمجھی نہیں......؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔ اس کا کھانا ابھی باقی تھا۔

''دنیا میں دو طرح کے مذاہب ہیں۔ intuitive (الہامی) non intuitive (غیر الہامی) intuitive ان مذاہب میں خدا نے اپنے خاص بندوں یعنی prophets کو اپنا میسنجر بنایا اور انہیں اپنے فرشتوں (angels) کے ذریعے پیغامات بھیجے...... جیسے یہ سلسلہ ایک میسنجر (حضرت آدمؑ) سے شروع ہوا اور بہت سے ان کے جیسے میسنجر دنیا میں بھیجے گئے۔ جنہوں نے صرف ایک خدا کے بارے میں تصور دیا انہیں صحیفے پڑھنے کو ملے لیکن جہاں تک میں نے معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق پہلا الہامی مذہب judaism (یہودیت) ہے۔ جس میں moses (حضرت موسیٰ) کو mount sinai (کوہِ سینا) پر توریت (یہودیوں کی مقدس کتاب) دی گئی۔ جس میں خدا کے بارے میں واضح تصور اور دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے اصول اور قوانین یعنی باقاعدہ rules شریعت دی گئی۔ یہ مذاہب زیادہ تر فلسطین، اسرائیل اور عرب کے علاقوں میں پروان چڑھے...... اور non intuitive زیادہ تر ایشیا اور اس سے ملحقہ علاقوں میں فروغ پائے۔'' مسز ولسن اسے تفصیل سے بتا رہی تھیں اور کیتھی انتہائی توجہ سے سنتی رہی۔ اس کے ساتھ، ساتھ مسز ولسن نے اسے پہلے اپنا کھانا ختم کرنے کو کہا۔ اب وہ دونوں مزید گفتگو کرنے کے لیے کافی کے مگ تھامے بیٹھی تھیں۔ کیتھی کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یونہی انہیں سنتی رہے۔

''اچھا، اس کا مطلب ہے judaism ہی پہلا religion ہے۔ جس نے انسان کو خدا کا واضح تصور دیا ہے؟'' کیتھی نے قدرے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں ...... لیکن افسوس ہے کہ اس وقت top seven مذاہب میں یہ چھٹے نمبر پر ہے اور اس کے follower پوری دنیا میں شاید 22 فیصد ہیں اور یہ نمبر کم ہوتا جا رہا ہے۔'' مسز ولسن نے کہا۔ وہ اپنی معلومات کے متعلق بات کر رہی تھیں۔

''کیوں......؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''اس کا ریزن تم خود تلاش کرو......'' مسز ولسن اتنا کہہ کر خاموش ہوگئیں اور کیتھی حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

''کیا بات ہے...... مسز ولسن آپ خاموش کیوں ہوگئیں۔ کیا آپ judaism کو ٹھیک نہیں سمجھتیں؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''میں فی الحال تم پر اپنی کوئی رائے امپوز نہیں کرنا چاہتی۔ تم نے جو راستہ منتخب کرنا ہے اس کا فیصلہ تمہاری اپنی judgement پر ہوگا، میں اپنی معلومات کے مطابق تمہیں بتا رہی ہوں۔ میری پسند یا ناپسند تمہارے فیصلے پر اثر انداز نہیں ہونی چاہیے۔ تمہارے لیے یہ فیصلہ بہت اہم ہے کیونکہ تم نے اپنی باقی کی زندگی اسی فیصلے کے مطابق گزارنی ہے اور ویسے بھی سچے اور اصل خدا کو پانا آسان کام نہیں۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مسز ولسن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ بھی religions پر کافی ریسرچ کر چکی ہیں؟'' کیتھی نے متجسس ہو کر پوچھا۔

''ہاں...... میں اسکول میں ہسٹری پڑھاتی تھی تو مجھے ٹیچنگ کے دوران ان سب religions کے بارے میں جاننے کا تجسس پیدا ہوا اور میں نے بہت پڑھا...... اور انجوائے بھی کیا۔'' مسز ولسن نے مسکرا کر بتایا۔

''کیا...... صرف پڑھا اور انجوائے کیا...... کیا آپ نے حقیقی اور سچے خدا کے تصور کو نہیں پایا......؟'' کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''پا لیا ہے...... مگر ابھی کچھ عیاں کرنا میرے لیے کافی مشکل ہے۔'' انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں......؟'' کیتھی نے شدید حیرت سے پوچھا۔

اس دوران مسٹر ولسن نے زور، زور سے کھانسنا شروع کر دیا تو مسز ولسن گھبرا کر ان کے کمرے میں چلی گئیں اور کیتھی حیرت سے انہیں دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆

جوائے اور کیتھی دونوں ایک بہت بڑے بک سینٹر میں ریکس میں رکھی بکس اور میگزینز دیکھ رہے تھے۔ ایک کارنر میں تمام religions کی کتابیں رکھی تھیں کیتھی ان کو اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگی۔ اسے ان میں یہودیوں کی مقدس کتابیں torah (توریت) اور تالمود (talmud) دکھائی دیں۔ اب چونکہ اسے ان کتابوں کی اسٹڈی اور ریسرچ کرنا تھی اس لیے وہ قدرے دلچسپی سے انہیں کھول کر دیکھنے لگی کہ اچانک جوائے اس کے قریب آ گیا اور اس کے ہاتھ سے torah پکڑ کر دیکھنے لگا۔

''اوہ...... تو کیا تم بھی judaism میں انٹرسٹ لے رہی ہو؟'' جوائے نے مسکرا کر پوچھا۔

''کیا مطلب......؟ میں سمجھی نہیں......'' کیتھی نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

''جم انکل jew ہیں اور انہوں نے مجھے یہ دونوں بکس پڑھنے کے لیے دی تھیں۔'' جوائے نے قدرے بے پروائی سے کہا۔

''کیوں......؟'' کیتھی نے قدرے حیرت سے بھویں سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

''وہ مجھے jew بنانا چاہتے ہیں۔'' جوائے نے مسکرا کر کہا۔
''واٹ......؟'' وہ حیرت سے چلائی۔
''اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟'' جوائے نے چونک کر پوچھا۔
''اوہ......کچھ نہیں......'' وہ ایک دم اپنے موڈ کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔
''اگر تم نے یہ بکس پڑھنی ہیں تو میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ میں نے گھر میں مام سے چھپا کر رکھی ہیں۔'' جوائے نے اسے صاف گوئی سے بتایا۔
''وہ کیوں......؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔
''جم انکل کا خیال ہے کہ میں اچانک jew بن کر مام کو سرپرائز دوں۔'' اس نے مسکرا کر کہا تو کیتھی کو اس کا جواب کچھ عجیب سا لگا۔
''آئی تھنک......تمہاری مام تو zoroastrian ہیں ناں......؟''
''ہاں......لیکن وہ religion کے بارے میں بہت لبرل ہیں......مجھ پر اپنی مرضی امپوز نہیں کرتیں۔ میں جو religion بھی اڈاپٹ کروں گا وہ اسے قبول کریں گی۔'' جوائے نے گہری سانس لیتے ہوئے بتایا۔
کیتھی نے torah اور تالمود ریکس میں واپس رکھیں اور خاموشی سے اس کے ساتھ باہر آ گئی۔ جوائے نے کچھ پینٹنگ بکس اور میگزینز خریدے تھے۔
''جوائے......تم اس لیے jew بننا چاہتے ہو کہ تمہیں جم انکل نے کنونس کیا ہے؟'' کیتھی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔
''ہاں اور ویسے بھی میں ان کے ساتھ synagogue (یہودیوں کا عبادت خانہ) گیا ہوں۔ ان کی preaching (تعلیمات) بھی سنی ہیں۔ آئی تھنک اٹس اے گڈ ریلیجن......'' جوائے نے قدرے بے پروائی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو کیتھی عجب انداز میں اسے دیکھنے لگی۔
''تمہیں jews کی کس بات نے سب سے زیادہ امپریس کیا ہے؟'' کیتھی نے ذرا متجسس ہو کر پوچھا۔
"jews are the spiritual sons of God" جوائے نے مسکرا کر بتایا۔
''ریئلی......؟'' کیتھی نے نہایت حیرت سے کہا۔
"yes they are the best nation of the world very sensible people" جوائے نے انتہائی تعریف کرتے ہوئے کہا تو کیتھی بھی تجسس سے مزید سننے لگی۔
''کیتھی اگر تم بھی jew ہو جاؤ تو یہ بہت اچھا ہوگا......ہسبنڈ اینڈ وائف کا same religion ہو تو لائف اچھی گزرتی ہے۔ ان کے درمیان کسی قسم کے اختلافات نہیں ہوتے۔'' جوائے نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
''جوائے......میں آج کل دنیا کے تمام مذاہب پر ریسرچ کر رہی ہوں، مجھے جو ٹھیک لگے گا میں وہی اڈاپٹ کروں گی۔'' کیتھی نے کہا تو جوائے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔
''کیا یہ وہی کام ہے جس میں تم بہت بزی ہو اور اسے کمپلیٹ کرنے کے بعد ہی تم شادی کرنا چاہتی ہو؟'' جوائے نے مسکرا کر پوچھا۔
''ہاں......'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ اور باتیں کرتے جوائے کے ساتھ ہی اس کے گھر چلی گئی۔ پیرن ابھی تک آفس سے نہیں آئی تھی۔ کیتھی اور وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو جوائے تھکے ہوئے انداز میں

صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔

"کیا میں تمہارے لیے کافی لاؤں......؟" کیتھی نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں...... پلیز...... سینڈوچز یا muffins بھی...... مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔" جوائے نے مسکرا کر کہا تو کیتھی کچن میں چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد اس کے لیے کافی اور سینڈوچز لے کر آئی۔ جوائے نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"تھینکس...... مائی لو......" جوائے نے مسکرا کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو کیتھی بھی مسکرانے لگی اور دونوں ساتھ بیٹھ کر کافی پینے لگے۔

"کیتھی! یو آر دی بیسٹ وومن آف دس ورلڈ...... مام سے بھی زیادہ اچھی......" جوائے نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ بری طرح چونکی۔

"کیا مام سے بھی زیادہ......؟" کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں...... مام نے ایک بہت غلط کام کیا...... جس کی وجہ سے وہ مجھے اب اچھی نہیں لگتیں۔" جوائے نے قدرے خفگی سے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"کیا غلط کام کیا......؟" کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

"سوری، میں تمہیں بتا نہیں سکتا...... that,s very shameful اس لیے مجھ سے مت پوچھو......" جوائے نے الجھ کر کہا اور اس کے چہرے پر افسردگی کے تاثرات نمایاں ہونے لگے۔ کیتھی کو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ بات واقعی ناقابلِ برداشت ہے جسے بتاتے ہوئے جوائے بہت ڈسٹرب ہو گیا تھا۔ کیتھی نے جلدی سے بات بدلی۔

"اوکے...... تم مجھے وہ بکس دینا چاہ رہے تھے۔" کیتھی نے جلدی سے کہا۔

"اوکے...... چلو آؤ کمرے میں......" وہ اسے لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کیتھی ایک سائڈ پر صوفے پر بیٹھ گئی۔ جوائے نے اپنی وارڈ روب کھولی اور اس میں کپڑوں کے نیچے سے ایک باکس نکالا اور اس میں سے توریت اور تالمود نکال کر اسے دیں۔ کیتھی انہیں کھول کر دیکھنے لگی...... جوائے نے ایک دم اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کیتھی...... تم تو کرسچن ہو...... پھر تم یہ کتابیں کیوں پڑھنا چاہتی ہو...... اور مذہب پر ریسرچ کیوں کر رہی ہو...... کیا فیوچر میں کچھ اسٹڈی کرنا چاہتی ہو...... یا پھر کسی اور مذہب میں convert ہونا چاہتی ہو؟" جوائے نے ایک دم چونک کر اس سے سوال کیا۔

"میں نے christianity چھوڑ دی ہے۔" کیتھی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"واٹ...... لیکن کیوں......؟" جوائے نے حیرت سے پوچھا۔

"جوائے میرے خیال میں جو ریلیجن انسان کی روح کی ڈیمانڈز کو پورا نہ کرے...... وہ dissatisfaction (بے اطمینانی) پیدا کرتا ہے۔ مجھے ہر ریلیجن میں true God کی تلاش ہے جس بھی مذہب میں، میں اسے پالوں گی میں اسی کو اختیار کر لوں گی ہو سکتا ہے میں اسی مذہب میں یہ سب پالوں۔" کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا...... christianity میں تمہیں true God نہیں ملا......؟" جوائے نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں...... میں نے جب سے آنکھ کھولی ہے کرائسٹ کو ہی گاڈ سمجھتی رہی لیکن پھر پتا چلا وہ اصل گاڈ نہیں......

جبکہ بائبل کی کچھ بکس میں لکھا ہے کہ جیسز خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں۔'' جوائے بغور اس کی باتیں سنتا رہا۔ پھر کیتھی اسے ان تمام باتوں کے متعلق تفصیل سے بتانے لگی جو اس نے ان کتابوں میں خدا کے تصور سے متعلق پڑھی تھیں۔

''میرے نزدیک تو خدا ایسا زبردست، عادل اور منصف ہونا چاہیے کہ جب اس کا محبوب انسان بھی کوئی غلطی کرے تو وہ اسے بھی نہ معاف کرے۔'' کیتھی نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا تو جوائے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو، جب گاڈ سپر پاور ہے تو اس کے اختیارات بھی بہت زیادہ ہونے چاہئیں اور انسانوں کو ٹریٹ کرنے کا معاملہ بھی......'' جوائے نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں......اس کی سوچ عام انسانوں کی سوچ سے بلند ہونی چاہیے اور اس کا ظرف، اختیار اور طاقت بھی دنیا کی ہر چیز اور مخلوق سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا ذہن آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔

''کیا اس لیے تم نے عیسائیت چھوڑ دی ہے کہ اس کا گاڈ تمہیں امپریس نہیں کر سکا؟'' جوائے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں......اور اس لیے بھی کہ چرچ میں کنفیشن لینے والے فادر بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں کیا ان سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتے؟ کیا خدا ان سے کچھ نہیں پوچھے گا۔ یہاں تک کہ وہ گناہگار لوگوں سے confessions بھی لے لیں......انہیں سب معاف ہے......؟ یہ کیسا خدا ہے جو کہیں اپنے معصوم بے گناہ بیٹے کو صلیب پر چڑھا کر گناہگار انسانوں کا کفارہ لیتا ہے......اور کہیں گناہگاروں سے ہر قسم کی معافی دلاتا ہے؟'' اور اس کی آنکھوں کے سامنے فادر ہینری کا چہرہ گھومنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تو جوائے اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

''اونو......کیتھی......تم اتنی اپ سیٹ ہو رہی ہو......آئی ڈونٹ بلیو اٹ......'' جوائے نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے کہا۔

''گاڈ کے اس تصور نے مجھے اندر سے توڑ کر رکھ دیا ہے اور شاید اسی وجہ سے میں سچے خدا کی تلاش میں نکلی ہوں۔'' کیتھی نے آہ بھر کر کہا۔

''کیتھی تم گاڈ کے بارے میں اتنی اوور کونشس کیوں ہو رہی ہو......؟'' جوائے نے قدرے حیرت سے پوچھا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ اس کی دلی کیفیات سے بے خبر تھا۔

''جوائے......دنیا میں انسان کا سب سے گہرا اور مضبوط تعلق اس کی اپنی روح کے ساتھ ہوتا ہے جو بظاہر دکھائی نہیں دیتی......مگر انسان کو متحرک کرنے والی صرف روح ہی ہوتی ہے اور ہر انسان کی روح اپنے خدا سے جڑی ہوتی ہے......خدا کی تلاش دراصل روح کی طلب ہے۔ جب تک اسے اپنا سچا خدا نہیں ملتا وہ بے چین اور بے قرار رہتی ہے۔ بس یہ سمجھ لو کہ میری روح بھی ابھی تک بے چین اور بے قرار ہے۔ اس کو قرار تب ہی ملے گا جب اسے سچا خدا مل جائے گا۔'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن دنیا میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا کے وجود کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔ کیا ان کی روحوں کو گاڈ کی تلاش نہیں ہوتی؟ وہ بھی تو گاڈ کے بغیر سکون سے رہتے ہیں۔ اب دیکھو تاں میں نے بھی تو بچپن سے نہ کسی کو خدا جانا ہے اور نہ ہی مانا ہے لیکن میں پھر بھی خوش رہ رہا ہوں اور اگر میں نے jew بننے کا فیصلہ کیا ہے تو وہ ان کے گاڈ کی وجہ سے نہیں jews کی سوچ اور ان کے status سے متاثر ہو کر کیا ہے...... مجھے گاڈ کی کبھی اتنی ضرورت نہیں

رہی۔" جوائے نے گہری سانس لیتے ہوئے سنجیدگی سے بتایا تو کیتھی اس کی طرف بغور دیکھنے لگی کہ وہ اس کی بات کیوں نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

" دنیا کے سارے انسان ایک جیسے نہیں ہوتے۔ سچ کو سچ جان کر سچ کو قبول کرنے والے کتنے ہوتے ہیں...... اور اپنے فائدوں کے لیے سچ کو چھپانے والے کتنے ہوتے ہیں؟ اسی طرح سچ کا ساتھ دینے والے اور سچ کا مقابلہ کرنے والے کتنے ہوتے ہیں۔ یہ اپنی، اپنی سوچ اور احساس کی بات ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کو دنیا میں رشتوں کی بہت محبت اور ضرورت ہوتی ہے...... اور کچھ تنہا رہنا پسند کرتے ہیں...... تم نے گاڈ کو اس لیے محسوس نہیں کیا کیونکہ تم اسے صرف ایک ضرورت سمجھ رہے ہو جب تم اس سے کوئی رشتہ بناؤ گے تو پھر تمہیں اس کی اہمیت کا اور طرح سے اندازہ ہوگا...... یہاں بھی بات تمہاری اپنی سوچ کی ہے۔ سوچ کے جس زاویے سے تم اسے آبزرو کرو گے...... وہ تمہیں ویسا ہی بن کر ملے گا۔" کیتھی نے گہری سانس لے کر جذباتی انداز میں کہا تو جوائے حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا...... آج کیتھی کسی قسم کی باتیں کر رہی تھی جن پر اس نے پہلے کبھی خود سے غور بھی نہیں کیا تھا۔

☆☆☆

اس روز کیتھی اسے کالج میں ملی تو قدرے الجھی ہوئی اور اپ سیٹ تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی تھکاوٹ کے آثار تھے اور موڈ میں بھی بیزاری تھی۔ وہ جوائے کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ جوائے بھی الجھا ہوا تھا۔

" جوائے...... میں کئی روز سے judaism کے بارے میں اسٹڈی کر رہی تھی اور رات کو یہ اسٹڈی کمپلیٹ کی ہے۔ میں jews کے بارے میں پڑھ کر بہت disappoint ہوئی ہوں۔" کیتھی نے خاصے افسردہ لہجے میں کہا تو جوائے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

" کیوں......؟" جوائے نے پلٹ کر پوچھا۔

"they are less in number but ruling over the world" کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں...... جم انکل بھی یہی کہتے ہیں کہ jews are very lucky" جوائے نے ایک دم خوش ہو کر کہا۔

" lucky نہیں lusty" کیتھی نے منہ بنا کر جواب دیا۔

" کیا مطلب......؟" جوائے نے حیرت سے پوچھا۔

" پوری دنیا میں ان سے زیادہ دولت کا lusty کوئی نہیں...... ایک جگہ تو یہ لکھا ہے money is the God of jew" کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہر کسی کا کوئی نہ کوئی passion تو ہوتا ہے ناں...... ہوسکتا ہے jews کا passion...money (دولت) ہو۔" جوائے نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

" یہ passion نہیں...... ان کی greed (لالچ) ہے "they,are moneylenders" کیتھی نے منہ بنا کر کہا۔

" آف کورس...... وہ دنیا کے richest (امیر ترین) لوگ ہیں...... ساری دنیا کے غریبوں کو charity (خیرات) دیتے ہیں۔ لوگوں کو ان کی دولت سے جیلسی تو ہوتی ہوگی کیونکہ وہ دنیا کے سب سے زیادہ خوش قسمت لوگ ہیں۔" جوائے نے مسکرا کر کہا۔

"کیا یہ باتیں تمہیں جم انکل نے بتائی ہیں؟" کیتھی نے پوچھا۔
"یس آف کورس......" جوائے نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔
"جوائے اگر تم خود ان کے بارے میں اسٹڈی کرو تو تم jews کے بجائے athiest (لادین) رہنا زیادہ اچھا سمجھو گے۔" کیتھی نے غصے سے کہا۔
"کیا مطلب تم ان کے اتنے خلاف کیوں بول رہی ہو؟" جوائے نے چونک کر پوچھا۔
"اس لیے کہ پوری دنیا میں ان سے زیادہ طمع پرور، لالچی، سازشی اور دھوکے باز اور کوئی نہیں...... interest (سود) ان کے مذہب میں حرام ہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر اسے اپنے لیے جائز اور حلال کر رکھا ہے کہ یہودیوں سے سود لینا حرام، غیر یہودیوں سے لینا جائز ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے پوری دنیا کو ایسے complicated system میں انوالوڈ کر دیا ہے کہ پوری دنیا کے لوگوں کو بھکاری بنا دیا ہے۔ انہیں معاشی طور پر مفلوج کر کے انہیں اتنا غریب کر دیا ہے کہ وہ انہی کے ہاتھوں ذلیل ہو کر ان سے بھاری سود پر قرضہ لیتے ہیں اور وہ انہیں قرضے دے کر اپنی مرضی کی شرائط سے انہیں ایکسپلائٹ (ناجائز فائدہ اٹھانا) کرتے ہیں۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ دنیا میں غربت دولت، بیروزگاری اور تمام تباہیوں کے یہی ذمے دار ہیں۔" کیتھی نے نہایت خفگی سے کہا۔
"تو بھئی وہ لوگ ان سے قرضے نہ لیں ناں......" جوائے نے منہ بنا کر کہا۔
"یہ لوگ بہت سازشی ذہن رکھتے ہیں۔ پوری دنیا میں jews جیسا cunning مائنڈڈ کوئی نہیں...... کریڈٹ کارڈز، لیزنگ، لونز اور دوسری بے شمار اسکیموں کو وہ اتنا پرکشش اور منافع بخش بنا کر ضرورت مند لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ کبھی لوگ اسے اسٹیٹس سمبل سمجھ کر اس میں پھنس جاتے ہیں اور کبھی انتہائی مجبور و محتاج ہو کر...... انہوں نے لوگوں کو معاشی طور پر ایسا الجھا کر رکھ دیا ہے کہ وہ کسی تعمیری اور تخلیقی کاموں کی طرف توجہ ہی نہیں دے سکیں۔ دنیا کی اکانومی پر ان کا مکمل قبضہ ہے اور جس کے ہاتھ میں دولت کے خزانے ہوں...... باقی سب تو ان کی طرف بھوکی نظروں سے ہی دیکھیں گے ناں...... وہ خوشحال ہیں اس لیے سائنس، ٹیکنالوجی، زراعت، ہر شعبے میں ترقی کر رہے ہیں...... کیا دولت کے بغیر کسی شعبے میں ترقی ہو سکتی ہے؟" کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں یو آر رائٹ...... لیکن کیتھی یہ بھی تو دیکھو ناں کہ ان کا گاڈ ان سے خوش ہے اسی لیے تو وہ ان کو اتنی دولت دے رہا ہے، اتنی کامیابیاں اور ترقی بعض اوقات پیسہ ہونے کے باوجود بھی کوئی حاصل نہیں کر سکتا......" جوائے کی منطق ہی الگ تھی۔
"جوائے لینڈ لارڈ کا بیٹا لینڈ لارڈ ہی ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنے forcfathers (اباؤاجداد) کی دولت ضائع نہیں کرتا لیکن اگر لینڈ لارڈ اپنے بیٹے کو شروع سے ہی دولت کا lusty اور اسے دولت کمانے کی ترکیبیں بتاتا ہے تو وہ اپنے باپ دادا کی دولت کو اور زیادہ بڑھانے کا سوچتا ہے۔ jews میں دولت کی اتنی طمع، لالچ ہے کہ 1938ء میں جولیس اسٹریچ (julius stritch) نے بچوں کی ایک کتاب شائع کی۔ جس میں ایک بچی ماں سے پوچھتی ہے کہ ایسا کیوں ہے کہ jews بہت زیادہ امیر ہیں؟" پتا ہے اس کی ماں نے کیا کہا...... اس کی ماں نے جواب دیا کہ جب کوئی غیر یہودی بھوکا ہو...... جسے کسی یہودی نے دھوکا دیا ہو تو اسے اس پر کوئی رحم نہیں آتا اور نہ ہی اس میں وہ کوئی دلچسپی لیتا ہے...... وہ صرف اور صرف پیسے کے لیے کوششیں کرتے ہیں وہ کسی قسم کی انسلٹ اور ہوٹنگ کی بھی پروا نہیں کرتے۔ ان کا خدا صرف سونا اور پیسہ ہے، جس کو پانے کے لیے وہ ہر گناہ کرنے کو تیار ہیں۔" کیتھی نے کہا تو جوائے نے حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔
"ریئلی...... آئی ڈونٹ بلیواٹ......" جوائے نے اس کی باتیں سن کر نہایت حیرت سے کہا۔

"jews are very unreliable وہ کسی مطلب کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، اس کتاب میں ایسا ہی لکھا تھا۔ ان کی دوستیاں اور محبتیں سب کی سب کسی نہ کسی غرض کی وجہ سے ہوتی ہیں۔" کیتھی نے کہا تو جوائے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اور گہری سوچ میں گم ہوگیا۔

"کیا سوچ رہے ہو......؟" کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جم انکل مجھے کسی مطلب کے لیے jew بنانا چاہتے ہیں۔" ایک دم جوائے نے کہا تو کیتھی نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔

"ہاں ان کا ضرور کوئی نہ کوئی فائدہ ہوگا...... جوائے تمہیں بہت محتاط رہنا چاہیے......اور ابھی یہ فیصلہ جلدی نہیں کرنا......کیونکہ......" وہ ایک دم کہتے کہتے رکی تو جوائے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم رک کیوں گئیں......کیا کہنا چاہتی ہو؟" جوائے نے حیرت سے پوچھا۔

"جوائے......میں نے دنیا کے بہت سے مذاہب کی اسٹڈی کی ہے اور ابھی کر بھی رہی ہوں، کسی مذہب کے پیروکاروں نے خدا کے وجود کو مانا...... کسی نے نہیں مانا......مگر کوئی بھی خدا کے بارے میں یوں مشکوک نہیں ہوا جس طرح یہ لوگ ہوئے ہیں......" کیتھی نے اسے بتایا۔

"کیا مطلب......میں سمجھا نہیں؟" جوائے نے چونک کر پوچھا۔

"ان کی ایک کتاب...... exodus میں لکھا ہے کہ......(یعنی ان کے عقیدے کے مطابق) خدا ایک ایسی ہستی ہے جو انسان کی سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے آپے سے باہر ہوجاتا ہے پھر غصے میں آکر ایک قوم بلکہ اس کے ساتھ چرند، پرند، ہر چیز کو بھی ہلاکت کی بھٹی میں جھونک دیتا ہے یہ فعل کر گزرنے کے بعد وہ پچھتاتا ہے اور دل گیر ہوتا ہے (نعوذ باللہ)۔" کیتھی نے کہا تو جوائے بھی چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"رئیلی......؟" جوائے نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

"کیا تمہارا ذہن اس بات کو قبول کرتا ہے کہ گاڈ اپنے کیے پر شرمندہ بھی ہوسکتا ہے؟" کیتھی نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں......its really unbelievable، میں گاڈ کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا لیکن نہ جانے کیوں میرا ذہن بھی اسے نہیں مان رہا۔ آئی تھنک گاڈ از اے سپر پاور......نا ٹ اے ہیومن بینگ آئی ڈونٹ نو......کہ گاڈ کو کیسا ہونا چاہیے لیکن یہ سب بہت عجیب ہے۔" جوائے نے قدرے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

"I think God should be an omnipotent جو خدا اپنے کیے پر پریشان اور شرمندہ ہو میں اسے کبھی گاڈ نہیں سمجھ سکتی۔" کیتھی نے خفگی سے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے jews کا گاڈ......ٹھیک نہیں اس لیے وہ زیادہ اسٹرانگ نہیں ہے" جوائے نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"گاڈ ٹھیک ہوگا......لیکن انہوں نے گاڈ کے امیج کو بھی اپنی مرضی سے مولڈ کیا ہے......انہوں نے اپنی بکس کو اپنی مرضی کے مطابق بدل ڈالا......اس کے احکامات کو اپنی خواہشات کے مطابق بار، بار بدلا ہے۔ گاڈ نے ان کے لیے سود کو حرام کیا اور انہوں نے اسے یوں بدلا کہ غیر یہودیوں سے سود لینا جائز ہے اپنے یہودیوں سے نہیں......اسی طرح دوسرے مذاہب یعنی christianity میں سود لینا جائز نہیں مگر انہوں نے رومن کیتھولک چرچ کو فورس کیا کہ وہ سود کو جائز ٹھہرائیں۔ چرچ اس پر نہیں مانا تو انہوں نے دوسرے ملکوں کو اسلحہ دے کر پہلی جنگ عظیم کروائی...... بعد

میں کیتھولک چرچ نے یہ کہہ کر ان کو سود کی اجازت دی کہ انہوں نے جانا تو دوزخ میں ہی ہے۔ چلو معیشت کو ہی اسٹرانگ کر دیں۔'' کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ...... اٹس امیزنگ jews تو کہتے ہیں کہ وہ گاڈ کے spiritual sons ہیں؟'' جوائے نے حیرت سے کہا۔

''کیا تم اس بات کو مان سکتے ہو؟'' کیتھی نے پوچھا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

☆☆☆

کیتھی رات کو اپنے لیپ ٹاپ پر ریسرچ کرنے میں بزی تھی کہ اچانک اسے عبدالرحمٰن کی ای میل موصول ہوئی۔ اس نے انتہائی خوش ہو کر اسے کھولا اور جلدی، جلدی پڑھنے لگی۔ عبدالرحمٰن نے اسے لکھا تھا کہ وہ واپس اپنے ملک آ کر کافی اپ سیٹ رہا لیکن پھر اس نے اپنا آرٹ اسکول چلانے کا ارادہ کیا، اسے ایک بہت اچھا ٹیچر مل گیا ہے جو امریکا سے آرٹ کی ایجوکیشن حاصل کر کے آیا ہے۔ وہ عبدالرحمٰن کے اسکول میں آرٹ ٹیچر کے طور پر جاب بھی کرتا ہے اور عبدالرحمٰن کو آرٹ کے بارے میں بہت گائیڈ بھی کرتا ہے اور یہ کہ اب اس کا اسکول کافی اچھا جا رہا ہے۔ لوگ اس میں کافی دلچسپی لینا شروع ہو گئے ہیں اب وہ کافی بہتر فیل کر رہا ہے۔ وہ بہت جلد اپنی آرٹ exhibition ارینج کرنے کا بھی سوچ رہا ہے۔ اور اس نے کیتھی کا بہت شکریہ ادا کیا تھا کہ اس نے اسے بہت سپورٹ کیا تھا اور اس کی ٹینشن کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اور یہ بھی کہ وہ کیتھی کو کبھی نہیں بھول پائے گا۔ اس نے کیتھی کی بہت تعریفیں لکھی تھیں اور اسے بہت اچھی انسان کہا تھا اور اسے بہت سی وشز بھی لکھی تھیں۔ کیتھی یہ سب پڑھ کر بہت خوش ہونے لگی۔ عبدالرحمٰن نے اسے اپنا موبائل نمبر بھی بھیجا تھا۔ کیتھی نے خوش ہو کر اسی وقت اس کا موبائل نمبر ملایا۔ کافی بیلز کے بعد عبدالرحمٰن نے ہیلو کہا تو کیتھی اس کی آواز سن کر انتہائی خوشی سے چلانے لگی۔

''ہائے...... عبدالرحمٰن کیسے ہو؟ میں تمہاری میل پڑھ کر بہت ایکسائٹڈ ہو رہی ہوں اور تمہارے آرٹ اسکول کے بارے میں پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ عبدالرحمٰن آئی ایم شیور...... تم بہت زیادہ ترقی کرو گے اور تمہارا آرٹ اسکول بہت پاپولر ہوگا۔'' کیتھی نے خوش ہو کر کہا تو عبدالرحمٰن بھی خوش ہونے لگا۔

''تھینک یو ویری مچ...... کیتھی تم بہت اچھی فرینڈ ہو۔'' اور دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ عبدالرحمٰن نے ایک بار بھی جوائے کا ذکر نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی شکوہ کیا تھا کہ اس کی وجہ سے اسے سب کچھ چھوڑ کر آنا پڑا۔ کیتھی اس کی اس بات سے بہت زیادہ متاثر ہوئی تھی۔

عبدالرحمٰن اپنی باتوں میں بار، بار اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس نے عبداللہ کی صورت میں ایک اچھا ٹیچر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ خوش ہے۔ عبدالرحمٰن نے خوش ہو کر سب تفصیل سے اسے بتایا۔ کیتھی نے جب اسے گڈ بائے کہہ کر کال آف کی تو وہ بہت زیادہ خوش تھی کہ اب عبدالرحمٰن پہلے کی طرح ڈپریشن میں نہیں تھا اور اس نے اپنے آپ کو کافی کمپوز کر لیا تھا...... اس کی باتوں کو یاد کرتے ہوئے کیتھی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلنے لگی۔

☆☆☆

اس روز کیتھی لائبریری سے لوٹی تو بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھی، مسز ولسن کچن میں بزی تھیں کیتھی نے بیگ لاؤنج میں رکھا اور مسز ولسن کو آوازیں دیتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔ مسز ولسن بھی اسے یوں خوش دیکھ کر حیران ہو رہی تھیں۔

''کیتھی...... آر یو او کے...... آج تم اتنی ایکسائٹڈ کیوں ہو رہی ہو۔ خیریت تو ہے؟'' مسز ولسن نے قدرے حیرت سے مسکراتے ہوئے پوچھا تو خوشی سے کیتھی کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

''مسز ولسن مجھے جس سے خدا کی تلاش تھی...... مجھے وہ آج مل گیا ہے۔ آج مجھے میرا خدا مل گیا ہے۔'' کیتھی نے انتہائی خوش ہو کر مسز ولسن کے گلے لگتے ہوئے کہا تو انہوں نے حیرت اور خوشی سے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

''ریئلی......؟'' مسز ولسن آنکھیں پھیلا کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بولیں۔

''ہاں...... مسز ولسن...... میں چاہتی تھی کہ میرا خدا، میرے بالکل قریب ہو...... جو میرے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کرے...... میرے آنسوؤں میں چھپے غم کو محسوس کرے...... میری خوشی کا اسے احساس ہو...... میری ضرورتوں کو سمجھے...... میرے ساتھ سرگوشیوں میں باتیں کرے...... میرے راز و نیاز کو سنے...... جب میں کسی دکھ سے (ڈھے جاؤں)...... collapse کر جاؤں تو وہ مجھے تسلی دے...... اور کہے کیتھی ڈونٹ وری...... آئی ایم ود یو...... اس میں اور مجھ میں اتنی گہری دوستی ہو کہ جب مجھ سے کوئی غلط کام ہو جائے تو مجھے ہر وقت یہی ڈر لگا رہے کہ میرا دوست مجھ سے ناراض ہو گیا ہے اور مجھے اسے منانے کی فکر لگی رہے اور اسے منانے کے لیے مجھے کسی فادر کے پاس نہ جانا پڑے...... کسی انسان کے سامنے کوئی کونفیشن نہ کرنا پڑے۔'' وہ کسی ٹرانس میں بولے جا رہی تھی مسز ولسن اسے سنے اور دیکھے جا رہی تھیں۔ ''میں اپنے فرینڈ کو خود منانے جاؤں اور وہ اچھے فرینڈ کی طرح میری طرف دیکھ کر ساری خفگی چھوڑ کر مسکرا دے اور پھر ہم دونوں میں پہلے سے بھی زیادہ اچھی اور گہری دوستی ہو جائے۔ وہ مجھے پوری سچائی سے معاف کر دے۔ میری غلطیوں اور گناہوں کا مجھے بار، بار طعنہ نہ دے...... جب مجھے مشورے کی ضرورت ہو تو وہ مجھے مشورہ دے۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی تیسرا نہ آئے۔ لیکن اتنی محبت کے ساتھ، ساتھ میرے اور اس کے درمیان بہت

عقیدت، چاہت اور احترام کا رشتہ ہو...... میرے اور اس کے رشتے کی کسی کو کوئی خبر بھی نہ ہو...... وہ میرے ہر راز کو راز رکھے...... مجھے کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہونے دے۔ میری عزتِ نفس کا خیال رکھے...... اور دوسروں کے سامنے میری عزت کا بھرم رکھے...... مسز ولسن میرے دل کو...... میری روح کو جس خدا کی تلاش تھی، وہ آج مجھے مل گیا ہے۔ آج مجھے میرا گاڈ مل گیا ہے۔'' کیتھی نے پُر جوش ہو کر کہا اور خوشی سے اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور وہ مسز ولسن کے گلے لگ کر رونے لگی۔

''تمہاری اس کیفیت کو دیکھ میں یہی کہوں گی کہ تمہیں واقعی سچا خدا مل گیا ہے۔ ایسی حالت تب ہی ہوتی ہے جب انسان کی روح مکمل طور پر اس ہستی کے آگے سرنڈر کر دیتی ہے۔ جیسے وہ حقیقت پہچانتی ہے۔ کیتھی یہی سچے خدا کی نشانی ہوتی ہے کہ اسے پا کر اس کی قربت کو محسوس کر کے انسان کا جسم اور روح جھومنے لگتے ہیں اس کے ایک، ایک روئیں میں ایسی خوشی کا احساس بھر جاتا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے کسی magnet (مقناطیس) کی طرح اس نے ہر شے کو اپنے سحر میں جکڑ لیا ہو اور ہر شے اس magnet کے ساتھ چمٹ کر رقص کر رہی ہو......'' مسز ولسن بھی فرطِ جذبات سے لبریز ہو کر اپنی ہی لے میں بولتی گئیں تو کیتھی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''مسز ولسن...... کیا آپ گاڈ (اللہ) کے بارے میں جانتی ہیں؟'' کیتھی نے ایک دم حیرت سے پوچھا۔

''ہاں...... اور جب میں نے بھی پہلی بار اس کے بارے میں ریسرچ کر کے اس کی حقیقت کو پایا تھا تو یونہی خوشی سے روئی تھی۔ جس طرح تم آج خوشی سے رو رہی ہو...... اس کی حقیقت کو پانے کے بعد احساس ہوتا ہے جیسے انسان نے اس دنیا کا سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ پا لیا ہو......'' مسز ولسن کی آنکھیں بھی نم ہونے لگیں۔

''لیکن آپ نے میرے سامنے تو کبھی ذکر نہیں کیا تھا؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''میں نے تمہیں کئی بار کہا تھا کہ میں تم پر اپنی مرضی اور اپنے خیالات مسلط نہیں کرنا چاہتی۔ اللہ اور انسان کا رشتہ جہاں بہت مضبوط ہے وہاں بہت نازک بھی ہے...... انسان کے ذہن میں کہیں بھی ذرا سا شک پیدا ہو جائے تو وہ اس رشتے کی مضبوطی کو کم کرنا شروع کر دیتا ہے لیکن مجھے امید تھی کہ تم خدا کی تلاش کے جس سفر میں نکلی ہو وہ ضرور تمہیں کامیاب کرے گا...... وہ اپنی طرف آنے والوں کو کبھی مایوس نہیں لوٹاتا......'' مسز ولسن نے مسکرا کر کہا۔

''مسز ولسن...... جب میں نے اسلام کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو میرا دل بہت زیادہ ڈر رہا تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں لوگوں کے جو خیالات ہیں کہیں ان کے خدا کے بارے میں بھی کچھ ایسا نہیں لکھا ہو کہ میرا دل مایوس ہو جائے لیکن جیسے، جیسے میں نے ان کے گاڈ یعنی اللہ کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو میرے دل کی حالت بدلنے لگی...... ایک کتاب میں لکھا تھا......

''اس کائنات کا سب سے بڑا سچ اور ٹھوس حقیقت صرف اللہ ہے جو اپنی ذات اور صفات میں تنہا اور اکیلا ہے...... وہ اتنی بڑی طاقت ہے کہ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو وہ کر کے رہتا ہے...... اور جب نہیں چاہتا تو کسی کی بھی نہیں مانتا...... وہ اپنی مرضی اور ارادے میں بالکل خود مختار ہے۔ اسے نہ کسی کے مشورے کی ضرورت ہے نہ کسی کی رائے کی...... وہ jews کے گاڈ کی طرح اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہوتا...... اور کرسچنز کے گاڈ کی طرح نہیں کہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشنے کے لیے اپنے بیٹے کو قربان کر دے...... اور ویسے بھی مسز ولسن جس اللہ کے پاس کائنات کے سارے خزانے ہوں اور جو زمین و آسمان کی ہر شے کا مالک ہو...... کیا اسے اولاد اور دوسرے لوگوں کی ضرورت ہوگی؟ اور وہ بھی ان لوگوں کی جنہیں اس نے خود بنایا ہے...... لوگوں نے کیسی، کیسی عجیب باتیں اپنے آپ سے گھڑ لی ہیں...... لیکن میں نے جب کتاب میں اللہ کے بارے میں پڑھا تو اس کا اتنا

واضح اور درست concept ملا کہ میرے ذہن میں کسی قسم کا شک ہی نہیں پیدا ہوا......اور میرا ذہن اور دل ان باتوں کو فوراً مانتا چلا گیا۔'' کیتھی نے مسکرا کر کہا۔

''اچھا......تو تم نے ایسا کیا پڑھا......؟'' مسز ولسن نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''یہ کہ اللہ کی مثال ایک نور......ایک ایسی روشنی جیسی ہے۔ جس سے اس پوری کائنات کا ذرہ، ذرہ...... سورج، چاند، ستارے اور ہر شے اس کے نور سے روشن ہیں اور وہی نور، اس نے انسان کے اندر بھی رکھا ہے۔ جب انسان اس نور کو پانے کی تمنا کرتا ہے تو اس کے اندر پھیلا نور اس نور کے ساتھ attached ہونے لگتا ہے اور پھر خود بخود دونوں میں ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ جس طرح بجلی کی تاروں کو ٹھیک جگہ یعنی سوئچ میں ڈالیں تو اس سے برقی رو گزر کر وہ تاریں کام کرتی ہیں تو اسی طرح انسان کو جب اللہ کے نور سے آشنائی حاصل ہوتی ہے تو اس کے دل و دماغ اور روح میں پھیلے نور کی اس حقیقی نور کے ساتھ تاریں جڑتی ہیں تو انسان کا دل اور دماغ اور روح ایک دم مطمئن ہونے لگتے ہیں۔ مسز ولسن...... میں نے یہ سب کچھ واقعی اپنے اندر محسوس کیا ہے۔ اسی لیے میں اس قدر خوش ہوں کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میں نے واقعی اپنے خدا کو پالیا ہے۔'' کیتھی نے یہ سب انتہائی خوش ہو کر کہا تو مسز ولسن مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ کیتھی نے مسلسل کئی مہینوں تک مطالعہ کیا تھا اور اس دوران عبدالرحمٰن سے بھی اس کی اس موضوع پر بڑی تفصیلی بات چیت ہوتی رہی تھی۔ کبھی کسی مسلم پروفیسر سے بھی ملتی تب بھی بلا جھجک وہ یہی باتیں کرتی۔

''کیتھی......تمہارا خدا تم پر کتنا مہربان ہوا ہے کہ تمہیں جس بات کی تلاش تھی اس نے خود تمہاری مدد کی اور تم کسی حد تک مطمئن ہو گئیں ورنہ تو لوگ ساری، ساری زندگی اس کی تلاش میں بھٹکتے رہتے ہیں مگر انہیں اس کی ذات کا شعور نہیں ملتا......اور یہ اسی لیے ممکن ہوا ہے کہ تم جتنی محبت، خلوص اور شدت کے ساتھ کئی مہینوں سے اس کو تلاش کر رہی ہو......تو اس نے تمہیں اتنی ہی بڑی رحمت سے نوازا ہے۔ ہمیں دیکھو کہ ہم اس کی ہستی کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی اتنے بے بس ہیں کہ اس کی ہستی کا کھل کر اقرار نہیں کر سکتے۔'' مسز ولسن نے آہ بھر کر نم آنکھوں سے کہا تو کیتھی نے ایک دم چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''کیا مطلب مسز ولسن میں سمجھی نہیں......؟'' کیتھی نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

''میں نے اور میری بیٹی الزبتھ نے تمہاری طرح اسلام کے بارے میں بہت پڑھا اور ہم دونوں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا مگر ولسن ہمارے راستے کی دیوار بن گیا۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت خلاف ہے۔ ہم نے ولسن کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا مگر اچانک وہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس کی زندگی صرف تھوڑے عرصے کی ہے اور اس پیریڈ میں اسے کچھ دکھ اور ٹینشن نہ دی جائیں ولسن کو جب اپنی بیماری کا معلوم ہوا تو اس نے باتوں باتوں میں مجھ سے وعدہ لے لیا کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس سے اسے کوئی شدید صدمہ پہنچے......اس کی زندگی کی خاطر میں نے اور الزبتھ نے اپنے اس فیصلے کو پینڈنگ میں ڈال دیا لیکن ہم نے دل سے تو اسلام قبول کر لیا ہے......مگر زبان سے اقرار کرنے کے لیے ہمیں تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔'' مسز ولسن نے کہا تو گویا کرب کے عالم میں کیتھی نے ایک دم چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''کیا مسٹر ولسن کی ڈیتھ کا......؟'' کیتھی نے اچانک سوال کیا تو مسز ولسن نے اس کی طرف دیکھا اور ٹھنڈی آہ بھر کر خاموش ہو گئیں۔'' مسز ولسن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو کیتھی نے پریشان ہو کر ان کا ہاتھ پکڑا۔

''کیا بات ہے......مسز ولسن آپ کیوں اتنی اپ سیٹ ہو رہی ہیں؟'' کیتھی نے قدرے فکرمندی سے پوچھا۔

''میں اپنی اس آزمائش پر پریشان ہوں......جس میں میرے اللہ نے مجھے ڈالا ہے۔ ولسن میرے لیے ایسی

آزمائش بن چکا ہے جسے میں نہ تو چھوڑ کر جا سکتی ہوں اور نہ ہی اس کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ میں جب بھی باتوں باتوں میں اسلام کا نام لیتی ہوں تو وہ مجھے اتنی گالیاں دیتا ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔'' انہوں نے پرنم آنکھوں اور گلوگیر لہجے میں کہا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آرہا...... لوگ کچھ پڑھے اور سوچے سمجھے بنا اسلام سے کیوں دشمنی کرتے ہیں جبکہ جو مذہب انہیں اتنے خداؤں کے جھنجٹ سے نکال کر صرف ایک خدا کا اتنا واضح اور خوب صورت تصور دے رہا ہے تو کیا وہ زندگی کے بارے میں کچھ غلط بتائے گا؟ میں نے ابھی اسلامک لا، اسلامک ہسٹری اور اس کی (اخلاقیات) ethics کے بارے میں نہیں پڑھا...... لیکن مجھے امید ہے کہ جس مذہب کا خدا سچا ہے، وہ خود بھی سب سے بڑا سچ ہوگا۔'' کیتھی نے ایک جذب سے کہا۔

''جن کے دلوں اور ذہنوں پر اللہ تعالیٰ کوئی مہر لگا دیتا ہے تو کتنی ہی اچھی اور سچی بات ان کے سامنے کہی جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے...... وہ لوگ دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ ولسن بھی ویسا ہی اندھا ہے......'' مسز ولسن نے نہایت تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر آپ کب تک انتظار کریں گی؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''جب خدا چاہے گا...... تو وہ ہمیں اس آزمائش سے نکالے گا۔ الزبتھ نے تو مجھے کہہ دیا ہے کہ وہ بہت جلد اسلامک سینٹر جا کر اسلام قبول کر لے گی کیونکہ وہ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتی اور ویسے بھی وہ میری طرح مجبور نہیں ہے...... ولسن کا کینسر لاسٹ اسٹیج پر ہے...... میں اسے چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں...... کیونکہ عملی طور پر اسلام قبول کرنے کے بعد میں ولسن کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتی، میں پیسے بھی جمع کر رہی ہوں کہ اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد میں اللہ کے گھر عمرہ کرنے جاؤں گی یہ میری شدید خواہش ہے۔'' مسز ولسن نے قدرے ایکسائٹڈ موڈ میں کہا......

''مسز ولسن کچھ عرصے سے میں آپ کے گیٹ اپ میں بہت چینج دیکھ رہی ہوں، آپ ٹراؤزر، شرٹ کے ساتھ اسکارف یا اسٹول لیتی ہیں تو کیا یہ اسی وجہ سے ہے......؟'' کیتھی نے مسکرا کر پوچھا۔

''ہاں...... کیتھی جب انسان اللہ کو جان کر اس کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی سوچ، رویے اور گیٹ اپ میں خود بخود تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ تمہیں بھی آہستہ آہستہ اس کا ادراک ہو جائے گا۔'' انہوں نے کہا اور ایک گہری سانس لے کر خاموش ہو گئیں۔

''مسز ولسن...... میں آپ سے بہت خوش ہوں کہ آپ نے سچ بات کو جانتے ہوئے بھی مجھ پر کچھ مسلط نہیں کیا...... اگر آپ چاہتیں تو مجھے شروع سے ہی اللہ کے بارے میں بتا کر راغب کر سکتی تھیں۔'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی...... کیونکہ اسلام میں جبر اور زبردستی نہیں...... اسلام میں اتنی پوٹینشل ہے کہ وہ پوری شدت کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف راغب کر سکتا ہے اور تم نے جو اتنے خداؤں کی تلاش میں لمبا سفر طے کر کے ایک سچے خدا کو تلاش کیا ہے تو اب اس خدا کی پہچان، عزت اور قدر جو تمہیں اب محسوس ہو رہی ہے...... وہ میرے بتانے سے کبھی نہ ہوتی۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں...... آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ واقعی جو سچی خوشی مجھے اب محسوس ہو رہی ہے وہ شاید پہلے کبھی نہ ہوتی۔'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو مسز ولسن مسکرانے لگیں۔

(جاری ہے)